ادبیات

جناب سالتمآب میں

از جناب خورشید الاسلام صاحب بی اے (علیگ)

خدا کے دستِ صناعت کو ناز ہو جس پر
وہ حسنِ لیلیٰ محمل نشیں نہیں، نہ سہی

مری جناب میں جھکتے نہیں مَلَک نہ جھکیں
میں عکسِ جلوۂ عرشِ بریں نہیں، نہ سہی

صحیفہ مجھ پہ اُترتا نہیں تو کیا کیجے؟
غبارِ منزلِ روح الامیں نہیں، نہ سہی

ہیں میرے جیب وگریباں جو چاک کافی ہے
عقیق وگوہر ولعل ونگیں نہیں، نہ سہی

وہ مشتِ خاک ہوں جس میں شرار پنہاں ہیں
مدارِ محفلِ خلدِ بریں نہیں، نہ سہی

مری نگاہ سے قائم ہے کہکشاں کی نمود
مرے مزاج پہ دورِ زمیں نہیں، نہ سہی

مکینِ گنبدِ خضرا کی ڈھونڈتا ہوں پناہ
مری پناہ، خدائے زمیں نہیں، نہ سہی

میں اپنے حسنِ طبیعت کی نذر لایا ہوں
کسی شہید کا حُسنِ یقیں نہیں، نہ سہی

میں شاد ہوں کہ مرے دل کے داغ کیا کم ہیں
کفِ خیال پہ ارژنگِ چیں نہیں، نہ سہی

خودی کی مے میں ڈبویا ہے میں نے دامن کو
چراغِ راہ جو داغِ جبیں نہیں، نہ سہی

مری جبیں میں محبت کا نور ہے روشن
جو آستیں پہ غبارِ زمیں نہیں، نہ سہی

میں اپنی زلفِ پریشاں کو پیش کرتا ہوں
دماغ بوئے گل و یاسمیں نہیں، نہ سہی

تجھے عزیز ہے غربت، یہ فخر کم ہے مجھے؟
سپاہِ تازہ، یسار و یمیں نہیں، نہ سہی

تری نظر، مرے ذوقِ شراب کو بس ہے
مغاں نہیں نہ سہی، ساتگیں نہیں نہ سہی

چھپیں گے آنکھ سے تیری کہیں یہ زخمِ جگر
لہو نہیں نہ سہی، آستیں نہیں، نہ سہی

میں تشنہ لب ہوں، مجھے علم کی شراب ملے — مرے نصیب میں عیشِ زریں نہیں، نہ سہی
تری دعا سے جو دل کامیاب ہو جائے — نظر اٹھاؤں تو پانی شراب ہو جائے

اے ساقی

از جناب وحدی الحسینی صاحب بھوپالی

ہے اہلِ بزم کا برہم نظام اے ساقی — ہر ایک فرد ہے آتش بجام اے ساقی
حسین نور سحر ہے نہ شوخ رنگِ شفق — ہے صبح صبح نہ ہے شام شام اے ساقی
چمن پہ روحِ چمن پر اداسیاں ہیں محیط — ہیں پھول خار سبھی تشنہ کام اے ساقی
نظر میں جلوہ کشی ہے نہ دل میں شوقِ طرب — ہے ذوقِ بادہ نہ لطفِ خرام اے ساقی
مسرتوں کے لئے اب کہاں ہے وجہ جواز — تمام عیش و خوشی ہے حرام اے ساقی
سکوتِ اہلِ مہم، پردہ دارِ حزن و الم — رہا ہے کس کو مجالِ کلام اے ساقی
مگر ابھرنے سے پہلے نہ محو ہو جائے — ابھی ہے نقشِ جہاں ناتمام اے ساقی
ابھی تو رمزِ گلستاں کی شرح باقی ہے — گلوں کے لب پہ ہے مبہم پیام اے ساقی
غلط روئی خرد کو درست ہونے دے — ابھی ہے فکرِ بشر، فکرِ خام اے ساقی
دلِ سیاہ میں جو کچھ ہو، ہو مگر پھر بھی — ابھی ہے شوقِ سجود و قیام اے ساقی
زبان کفر سے آلودہ گو رہی لیکن — ابھی ہیں وردِ صلوٰۃ و سلام اے ساقی
قدم قدم پہ ترے واسطے نیاز و خلوص — نظر نظر میں ترا احترام اے ساقی
زمانہ عہدِ نوی کے لئے ہے چشم براہ — ابھی ہے حاجتِ نظم و نظام اے ساقی
رہیں گی ظلمتیں چھائی ہوئی مگر کب تک؟ — طلوعِ صبح کا کر اہتمام اے ساقی
الٰہی خاطرِ اہلِ نیاز رہنے دے — الٰہی یہ سلسلۂ غم دراز رہنے دے